جنھوں کو کشف ہوتا ہے عیاں ہوتا ہے سب ان پر — دوانے بھی کہیں دنیا میں دانشمند ہوتے ہیں
برنگِ غنچۂ گل رہتے ہیں گل میں اور جدا اس سے — جو ہیں آزاد دنیا میں وہ کب پابند ہوتے ہیں

آنکھ سے پردہ کر پردے کا گھر یہ بھی تو ہے — تو تو دیکھے ہم نہ دیکھیں طرفہ تر یہ بھی تو ہے

زاہد کرے ہے زہد گنہگار بے خلل — دیکھیں کرم کا اس کے سزاوار کون ہے

آنکھیں ہوں تو کوئی اس کو دیکھے — آنکھوں ہی کے پردے میں نہاں ہے

قطرہ دریا کی جدائی سے کرے جب اضطراب — ابرِ رحمت قطرہ کو اک آن میں دریا کرے

شکلِ ہستی سراب کی سی ہے — بے ثباتی حباب کی سی ہے

خوش قسمتی سے شاداں کا ایک کمیاب مرثیہ ہمیں مل گیا ہے جو یہاں ہدیۂ ناظرین کیا جا رہا ہے:-

مرثیہ

دیارِ شام میں جب قیدیوں کو شام ہوئی — وہ رات پیٹتے روتے ہی میں تمام ہوئی
ہوئی جو صبح کمر بستہ فوج شام ہوئی — (۱) ہوا یزید برآمد یہ دھوم دھام ہوئی
فلک ستائی مصیبت کی مبتلا زینبؑ
چلی یزید کی مجلس میں بے ردا زینبؑ

سنا سنا کے اسیروں کو کہتے تھے ناری — ہوئی تھی جشن کی پچھلے پہر سے تیاری
ہے خاص و عام سے معمور انجمن ساری — (۲) امیرِ شام نے پوشاک پہنی ہے بھاری
جو حکم ہو گا تو مجرے کو سر جھکا دیں گی
رسول زادیاں واں بیٹھنے نہ پاویں گی

www.emarsiya.com

یہ راہ گیروں سے کہتے تھے سید سجاد کہ ہم اسیر تمہارے نبی کی ہیں اولاد
(۳)
غریب و بیکس و مظلوم خانماں برباد یہ جان لو کہ قیمیوں کی ہے بڑی فریاد
خدا کے عرش کو اس وقت زلزلہ ہوگا
جو قیدیوں کو نہ دیکھو گے تم تو کیا ہوگا

بھلا اسیروں کا اے شامیو تماشا کیا بھرا ہے خاک سے چہرہ کھلا ہے سر ان کا
(۴)
جو سیر دیکھنے سے تم کو شوق ہے ایسا تو جاؤ مجلس حاکم میں واں ہے لطف بڑا
خوشی ہے جشن ہے مطرب ہیں رقص ہوتے ہیں
یہاں تو سوگ میں سب وارثوں کے روتے ہیں

جواب دیتے تھے رگیر ہو گے خندہ وہاں بھلا یزید کے دربار میں یہ سیر کہاں
(۵)
وہاں کہاں ہے اسیران با سر عریاں وہاں کہاں ہے یہ پروردۂ نالہ و افغاں
یہ لوگ ہائے حسینا جو کہہ کے روتے ہیں
ہم ان کے نوحے کو سن کے شاد ہوتے ہیں

امام روتے تھے سن کر جواب بیہودہ گفتار بھرا تھا خلق کی کثرت سے کوچہ و بازار
(۶)
ہر اک دکان میں رکھے ہوئے تھے میوہ و انار علی کے طفل تھے والد کے تھے غیرت دار
کہ بھوک پیاس کی شدت سے وہ تو مرتے تھے
مگر نگاہ نہ میووں کی سمت کرتے تھے

کھڑی تھیں عورتیں سب قصر و بام کے اوپر خصوص بچے تھے جس جس کی گود کے اندر
(۷)
بیان کرتی تھیں آپس میں وہ یہ ڈر ڈر کر اڑھا دو چہروں پہ بچوں کے گوشہ چادر
فلک نے حادثے ان کو عجب دکھائے ہیں
یہ اپنے پیاروں کو مقتل میں کھو کے آئے ہیں

www.emarsiya.com

پھر اپنے بچوں پہ وہ صدقہ کر کے سیب و انار سکینہ جان کو دکھلا کے کرتی تھیں گفتار
(۸)
یہ میوہ نوش کر اے دختر شہ ابرار کہ رنج فاقہ کشی سے کچھ آئے تجھ کو قرار

رہے گی پیاس کی سوزش نہ تیرے سینے میں
نہ کھایا ہوگا یہ میوہ کبھی مدینے میں

علی کی پوتی نے ان عورتوں سے جب یہ سنا اٹھا اٹھا کے سر اپنا سوئے فلک دیکھا
(۹)
پھر ایک آہ بھری اور یہ جواب دیا ہم ایسے بھوکے نہیں ہیں جو کھائیں یہ میوہ

اگرچہ آج میں بھوکی ہوں اور پیاسی ہوں
مگر میں صاحبِ معراج کی نواسی ہوں

حلال تم پہ کیا جس خدا نے آب و طعام اسی نے صدقہ کیا آلِ مصطفےٰ پہ حرام
(۱۰)
میں وہ اسیر ہوں نانا ہے جس کا خیر انام میں وہ غریب ہوں جس کا پدر ہے کُل کا امام

قسم ہے رزق یداللہ کو سب بتاتے ہیں
ہمارے صدقے سے سب لوگ رزق پاتے ہیں

سنا کے ہم کو یہ اے صاحبو جو تم نے کہا نہ کھائے ہوں گے یہ میوے مدینے میں اصلا
(۱۱)
یہ کل کی بات ہے جیتے تھے سیّد الشہدا ہمارے گھر میں خدا کا دیا سبھی کچھ تھا

بہت پدر کے تصدق سے چین پائے ہیں
ہمیشہ گلشنِ جنّت کے میوے کھائے ہیں

غبار و گرد سے منھ دیکھتی ہو یہ جو بھرا حسین پانی سے دھوتے تھے اس کو صبح و مسا
(۱۲)
پدر کے سینے سے ہوتی تھی ایک دم نہ جدا اور اب تو خاک پہ سوتی ہوں شب کو میں اس جا

پدر کے مرنے سے کیا کیا حقیر مجھے
کوئی یتیم ہے کہتا کوئی اسیر مجھے

www.emarsiya.com

بیان یہ سن کے سکینہ کا ایک حشر ہوا — سر حسین بھی نیزے پہ اس گھڑی کانپا
ہوئے جو داخل دربار خانماں خدا — میں کیا کہوں دل زینب پہ جو قلق گزرا (۱۳)

منہ اپنا بالوں سے ہر دم چھپائے لیتی تھیں
دہائی حضرت خیرالنسا کی دیتی تھیں

حدیث معتبر میں ہے اس طرح لکھا — یزید نے پسر سعد کو یہ حکم دیا
کہ جن جوانوں سے یہ انصرام جنگ ہوا — ستم سے جنگے لٹا ہے ریاض شیر خدا (۱۴)

وہ نذر فتح کی مجھ کو نہ مال و زر دیویں
علی کے پیاروں کے لالا کے نذر سر دیویں

ہوا یزید کا یہ حکم جس گھڑی تشہیر — میں کیا کہوں کہ ہوئے کس قدر خوشی سے پیر
اتارے نیزوں سے ہیں لشکری سر شبیر — چلے یزید کے دربار میں وہ سارے شریر (۱۵)

بتول حال شہیدوں کا دیکھ روتی تھی
علی کی روح سروں پر نثار ہوتی تھی

لکھا ہے پہلے جو آیا تھا روبرو یزید — وہ شمر تھا شہ دیں کو کیا تھا جس نے شہید
دکھا کے سر وہ شہیدوں کا وہ لعیں پلید — امیر شام سے کہنے لگا بصد تاکید (۱۶)

میں پنجتن کو جہاں سے مٹا کے آیا ہوں
یہ تحفہ تیرے لیے کربلا سے لایا ہوں

میں ذبح کرتا تھا جب شہ کو روتی تھی زہرا — لپٹی تھی مرے خنجر سے روح شیر خدا
نہ فاطمہ سے ڈرا میں نہ مصطفےٰ سے ڈرا — گلا حسین کا ہفتاد ضرب میں کاٹا (۱۷)

جفا جو مجھ سے ہوئی کب کسی سے ہو دیگی
بتول حشر تلک اب لحد میں رو دیگی

www.emarsiya.com

کہا یزید نے جب تو نے شہ کو ذبح کیا مجھے بتا پسر فاطمہؑ کا حال تھا کیا
(۱۸)
وہ شکر کرتا تھا یا کچھ ملول خاطر تھا پکارا شمر کہ صابر نہیں کوئی ایسا

قسم خدا کی کہ خنجر گلے پہ چلتا تھا
وہاں تو زخم سے پر شکر حق نکلتا تھا

اب ایسا کوئی نمازی نہ ہوویگا پیدا جب اس کے حلق پہ میں نے دھری تھی تیغ جفا
(۱۹)
یہ منھ سے کہتا تھا سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ پھر اس کو پانی کئی روز سے ملا بھی نہ تھا

اب فرات کو کیا اس گھڑی جو تکتا تھا
گلوئے خشک پہ خنجر مرا اٹکتا تھا

یہ شمر کہتا تھا ناگاہ حرملہ آیا اور اپنے ہاتھ میں اصغرؑ کی ہنسلیاں لایا
(۲۰)
شلوکا کرتا بھی حاکم کو اس کا بتلایا پکارا لوٹ میں میں نے یہ مال بھی پایا

یہ تیری نذر کو کرنے شلو کا لایا ہوں
اور اس کے لاشے کو عریان چھوڑ آیا ہوں

کہا یزید نے بچے کو کس لیے مارا پکارا حرملہ یہ شہ کو تھا بہت پیارا
(۲۱)
شہید کر کے اسے شہ کا دل کیا پارا جلایا بانو کے آگے پھر اس کا گہوارا

شجاع وصف شکن وصفدر و جری ہوتا
نہ قتل ہوتا تو یہ دوسرا علی ہوتا

ابھی یہ حرملہ حاکم سے کرتا تھا تقریر کہ لایا ہاتھ میں اکبرؑ کے سر کو ابن نمیر
(۲۲)
وہ زلفیں بکھری ہوئیں اور چاندسی تصویر دکھا کے سر کو یہ بولا یزید سے وہ شریر

ستم کی برچھی سے اس مہ لقا کو مارا ہے
تری خوشی کے لئے مصطفےٰ کو مارا ہے

www.emarsiya.com

سروں کا جائزہ لیتا تھا حاکم بے دیں کھڑی تھیں تخت کے آگے اسیر پردہ نشیں (۲۳)
جھکائے آنکھوں کو روتے تھے عابد غمگیں پھوپھی سے کہتے تھے رو رو کے باصدائے حزیں

ذرا جہاں کے تم اب انقلاب کو دیکھو
سر حسین کو بزم شراب کو دیکھو

یہ کہہ رہا تھا پھوپھی سے نبی کا نور العین یزید جشن میں مشغول تھا بزینت و زین (۲۴)
کہ ناگہاں ہوئی پیدا صدائے شیون و شین کہ کہہ رہا ہے کوئی پیٹ کر حسین حسین

کہا یزید نے کیسا یہ شور ہوتا ہے
یہ میری جشن کی محفل میں کون روتا ہے

قریب تخت شر تھا جو دست بستہ کھڑا یہ حکم حاکم مردود نے پھر اس کو دیا (۲۵)
یہ کون روتا ہے تو جا کے اس کو خوب رلا خلل کیا ہے مرے عیش میں سزا پہنچا

غم حسین میں گھر بار نوحہ کرتے ہیں
مرے غضب سے نہیں یہ اسیر ڈرتے ہیں

یہ سن کے شمر لعیں خشمناک ہو کے چلا ہر ایک بی بی نے آنکھوں سے اشک کو پونچھا (۲۶)
قریب شمر لعیں آیا اور کہنے لگا بتاؤ قید یو کرتا ہے تم میں کون بکا

ہر ایک مرتبہ تعزیز اس کی پاتے ہو
اور اب بھی تم نہیں رونے سے باز آتے ہو

پکاری زینب بیکس کہ سب یہیں ہیں کھڑے زمیں میں شمر کے ملے ہیں سب کے پاؤں گڑے (۲۷)
کہیں گیا نہیں کوئی یہیں ہیں چھوٹے بڑے سبھوں کی آنکھوں کے چشمے یہاں ہیں خشک پڑے

تو بے گناہ اسیروں پہ کر جفا ظالم
جو کوئی رو دے اسے شوق سے رلا ظالم

www.emarsiya.com

ذلیل ہونا نہیں ہے ہمیں سر دربار حسین بھائی کو یاں ہم نہ روئیں گے زنہار
(۲۸)
کبھی مدینے میں لے جائے گا اگر غفار وہاں حسین کو ہم روئیں گے پکار پکار

یہ غم وہ ہے کہ بھلا کس سے ضبط ہوتا ہے
ہیں آنکھیں خشک مگر دل ہمارا روتا ہے

رکھا ہوا ہے جہاں طشت میں حسین کا سر جناب فاطمہ کی روح کا وہاں ہے گذر
(۲۹)
سر اپنا پیٹتے ہیں سر کے پاس پیغمبرؐ خدا کا شیر بھی موجود ہے بدیدۂ تر

یہ غم ہے وہ کہ تسلی کبھی نہ ہووے گی
بتول آج سے تا حشر یوں ہی رووے گی

اب آگے راوی پرغم نے اس طرح ہے لکھا پھر ایک غلغلہ دربار میں ہوا پیدا
(۳۰)
کسی نے کان میں حاکم کے آن کر یہ کہا تو اپنے تخت پہ بیٹھا ہوا ہے غافل کیا

غم حسین میں رو رو کے خاک اڑاتی ہے
سر اپنا پیٹتی ہندہ محل سے آتی ہے

یہ سن کے تخت سے اٹھا یزید گھبرا کر کہ سامنے سے وہاں آئی ہندہ بجگے سر
(۳۱)
لبوں پہ ہائے حسین اور چشم اشک سے تر اور ایک ہاتھ میں اپنے لیے ہوئے چادر

یہ رو کے کہتی تھی کیا دکھ فلک نے ڈالا ہے
غم حسین نے گھر سے مجھے نکالا ہے

جہاں بندھے ہوئے رسی میں تھے کھڑے وہ اسیر وہاں پہ روتی ہوئی آئی ہندہ با توقیر
(۳۲)
ہر ایک بی بی کا منھ دیکھ کر یہ کی تقریر بتاؤ کون سی اس میں ہے خواہر شبیرؑ

کہاں ہیں حضرت زینبؑ کے صدقے جاؤں میں
علیؑ کی بیٹی کے سر پر ردا اُڑھاؤں میں

www.emarsiya.com

کہا یہ فضہ نے ہندہ سے بادلِ مضطر لگا ہوا ہے لہو شہ کا جس کے ماتھے پر
(۳۳)
وہی ہے دخترِ زہرا حسین کی خواہر قدم پہ گر پڑی زینب کے ہندہ یہ سن کر

حیا سے بالوں میں زینب جو منھ چھپانے لگی
خدا کے عرش سے آوازِ گریہ آنے لگی

قدم کو چوم کے کہتی تھی ہندہ یہ ہر بار دکھاؤ چہرے کو اے زینبِ بلند وقار
(۳۴)
جو کوئی غیر ہو یہ شرم تھی اسے درکار قدیم میں تو ہوں لونڈی تمھاری سیدہ ذکار

جو تم اسیر ہو تو غم کی مبتلا ہوں میں
جو سر کھلا ہے تمھارا تو بے ردا ہوں میں

یہ کہہ کے ہندہ نے چادر کو سر پہ ڈال دیا تو سر کو پیٹ کے بولی یہ دخترِ زہرا
(۳۵)
خدا کے واسطے ہندہ مجھے ردا نہ اڑھا کہ میں نے بھائی کے لاشے پہ یہ وعدہ کیا

کہ جب تلک نہ کفن تجھ کو میں پہناؤں گی
نہ اپنے سر کو بھی چادر سے میں چھپاؤں گی

پکاری ہندہ کہ کیا بے کفن ہے سبطِ نبیؐ کہا یہ دخترِ شیر خدا نے ہاں بی بی
(۳۶)
پڑے ہیں دھول میں سبطِ محمدؐ عربی ابھی تلک نہیں اصغر کی لاش رن میں ملی

زمیں پہ برجِ امامت کے وہ ستارے ہیں
بچھونا دشت میں اور مصطفےٰ کے پیارے ہیں

زمیں پہ بیٹھ گئی ہندہ عاشقِ حیدرؑ کہا یزید سے لعنت خدا کی ہے تجھ پر
(۳۷)
خدا کرے کہ گرے تجھ پہ آسماں پھٹ کر کہ تیرے ہاتھ سے خیر النساء ہے ننگے سر

جہاں سے پنجتنِ پاک کو مٹایا ہے
نبیؐ کے بعد تو نے کیا ستایا ہے

www.emarsiya.com

جھکا کے سر کو یہ بولا یزید بدکردار — کہ آج تو نے کیا مجھ کو میری قوم میں خوار (۳۸)
نہ منھ دکھانے کی اب جا رہی مجھے زنہار — کہ آج دیکھا تجھے سب نے یاں سر دربار

جو میرا نام تھا بالکل مٹا دیا تو نے
برہنہ سر یہاں آئی غضب کیا تو نے

پکاری بندہ مجھے بے شعور ہے کہتا — بھلا ہتا تو میری قدر میرا پردہ کیا (۳۹)
رسولؐ زادیاں ہیں ننگے سر کھلے اس جا — مجھے جواب تو دے ہے تو کل کیا ایسا

کہ مجھ غریب کو پردے میں تو بٹھایا ہے
نبیؐ کی آل کو بازاروں میں پھرایا ہے

کہا یزید سے سجاد نے بھی رو رو کر — کہ اے یزید تو انصاف کر خدا سے ڈر (۴۰)
محل سے آئی جو ناموس تیری ننگے سر — کمال صدمہ ہوا اس گھڑی ترے دل پر

نبیؐ کا کنبہ جو بازاروں میں پھرا ہو گا
علیؑ کی روح کو کیسا قلق ہوا ہو گا

ہمارے دل سے تو یہ درد پوچھ اے ظالم — کہ ننگے سر مری ماں بہن ہیں کھڑی اس دم (۴۱)
رسول زادیوں کو دیکھتے ہیں نا محرم — بتا رسولؐ کو اس وقت کیسا ہو گا غم

لحد میں روح علیؑ آج نوحہ گر ہو گی
یقیں ہے لحد میں زہراؑ بھی ننگے سر ہو گی

سر حسینؑ کے پہلو سے تب یہ آئی صدا — مریض پوتے یہ تیرا خیال ہے بیجا (۴۲)
سر حسینؑ یہاں مجھ کو کام خلد سے کیا — کھڑی ہے با سر عریاں فاطمہ زہراؑ

تمہارے رنج و الم میں شریک ہوتی ہوں
سر حسینؑ سے لپٹی ہوئی میں روتی ہوں

www.emarsiya.com

اب آگے میری زباں کو نہیں مجال بیاں مگر یہ عرض ہے شہ سے کہ یا امام زماں

(۴۳)

بحق اکبرِ مظلوم و اصغرِ ناداں ترا غلام یہ شاداںؔ سدا رہے شاداں

ہر ایک لحظ فزوں افتخار و عزت ہو

زیادہ دولت و اقبال و جاہ و حشمت ہو

www.emarsiya.com